101686 - چچا کے بیٹے سے محبت کرتی ہے اور اس کا رشتہ بھی آیا لیکن وہ صرف نماز جمعہ ادا کرتا ہے

سوال

اللہ سبحانہ و تعالی کا شکر ہے جس نے مجھے پردہ اور نقاب کرنے اور نماز کی ادائیگی کی توفیق بخشی، میرا سوال میرے چچا کے بیٹے کے متعلق ہے:
میں اس کی محبت میں گرفتار ہوں، اور اس نے میرا رشتہ بھی طلب کیا ہے، لیکن میرے والد صاحب نے رشتہ دینے سے انکار کر دیا حالانکہ وہ جانتے ہیں کہ میں اس سے محبت کرتی ہوں اور وہ بھی مجھ سے محبت کرتا ہے، اس رشتہ سے انکار کا سبب یہ ہے کہ میرے والد صاحب رشتہ داروں میں شادی نہیں کرنا چاہتے، اور وہ لڑکا صرف نماز جمعہ کی ادائیگی کرتا ہے، اور سگرٹ اور حقہ نوشی بھی کرتا ہے اور کیفوں میں جا کر بیٹھتا ہے.
اس کی مالی اور معاشرتی حالت بھی مجھ سے کمزور ہے کیونکہ میں ڈاکٹر ہوں اور وہ ملازم ہے، اور مجھ دینی طور پر بھی کم ہے، اس لیے بھی کہ اس کے گھر والوں کے میرے والد صاحب کے ساتھ اختلافات اور مشاکل ہیں، لیکن ہم ایك دوسرے کو پسند کرتے ہیں، میں سمجھتی ہوں کہ اس معیار میں میری سعادت تو نہیں لیکن سعادت اسی کے ساتھ ہے جسے میں پسند کرتی اور محبت کرتی ہوں. میری رائے ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالی اسے بھی ہدایت دےگا جس طرح اس نے مجھے ہدایت دی ہے، وہ بااخلاق نوجوان ہے، کیا مجھے حق حاصل ہے کہ میں اپنے والد صاحب کے سامنے اصرار کروں کے میں اسی شخص سے شادی کرونگی، اور امید ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالی شادی کے بعد ہدایت دےگا، اور ان سب فرق سے دستبردار ہو جاؤں اور حدیث پرعمل ہو جائے کہ:
" میں دو محبت کرنے والوں میں نکاح کے طرح کچھ نہیں دیکھتا " ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اگر آپ کے چچا کا بیٹا صرف نماز جمعہ ہی ادا کرتا ہے اور سگرٹ نوشی اور حقہ پیتا ہے، اور کیفوں میں جا کر بیٹھتا ہے تو آپ کو یہ رشتہ قبول نہیں کرنا چاہیے، بلکہ آپ کے لیے یہ رشتہ قبول کرنا جائز ہی نہیں؛ کیونکہ تارک نماز جو صرف نماز جمعہ ادا کرتا ہے اہل علم کے ہاں اس کے کفر میں اختلاف پایا جاتا ہے.

بعض اہل علم اسے کافر شمار کرتے ہیں، اور بعض اہل علم اسے فاسق کہتے ہیں، بہر حال کم از کم وہ شخص مرتکب

کبیرہ تو ضرور ہے.

ایک مومن عورت جو دین پر عمل کرنے والی ہے اور اللہ نے اسے ہدایت سےنوازا ہے، اور وہ نیک و صالح اور مستقیم عورتوں میں شمار ہونے لگی ہے وہ کس طرح ایسے شخص سے شادی کر سکتی ہے جس کی حالت اوپر بیان ہوئی ہے ؟

رہی وہ محبت جس کی طرف آپ نے اشارہ کیا ہے تو اس کا کوئی انکار نہیں کہ دو محبت کرنے والوں کا بہتر علاج نکاح ہی ہے، لیکن یہ دین کے حساب پر نہیں ہو سکتا، کیونکہ محبت تو زائل ہو سکتی ہے اور ختم بھی، جس کے بعد بغض و عداوت اور تکلیف بھی جگہ پکڑ سکتی ہے، خاص کر جب کوئی شخص اللہ کے حقوق میں کوتاہی کرنے والا ہو.

کسی غلط شخص کے ساتھ اس امید سے شادی کرنا کہ مستقبل میں اسے ہدایت مل سکتی ہے، یہ تو ایک دھوکہ ہے جس کا انجام اچھا نہیں، ہو سکتا ہے وہ صحیح ہو جائے اور یہ بھی ہو سکتا ہے وہ غلط راہ پر ہی رہے.

آپ یہ سوچیں کہ جو شخص نماز ادا نہیں کرتا اس کے ساتھ آپ کی زندگی کیسے بسر ہوگی، اور وہ آپ کو سگرٹ نوشی کے ساتھ دھویں کی تکلیف بھی دےگا، اور اپنا وقت اپنے برے دوست اور سوسائٹی میں کیفے میں بیٹھ کر ضائع کریگا.

آپ جیسی عورت کے لیے یہ مخفی نہیں کہ ایک ہدایت یافتہ اور مستقیم راہ پر چلنے والے نمازی اور خیر و بھلائی والے شخص کے ساتھ زندگی بسر کرنا اور ایک گمراہ شخص جو بے نماز ہو اور سگرٹ نوشی بھی کرے کے ساتھ زندگی گزارنے میں کیا فرق ہے.

اگر اس نوجوان کو علم ہوگیا کہ اس کا رشتہ ترک نماز کی وجہ سے اور سگرٹ نوش ہونے کی بنا پر رد کیا گیا ہے لیکن اس نے پھر بھی اپنی حالت نہیں بدلی اور سیدھی راہ اختیار نہیں کی تو پھر شادی کے بعد اس کی ہدایت و استقامت کی امید رکھنا فضول ہے، اور بعید کی بات ہے.

اگرچہ اللہ کے علاوہ کسی کو معلوم نہیں کہ کل کیا ہو گا، لیکن لوگوں کی عام طبیعت کو دیکھتے ہوئے یہ کہا جا سکتا ہے کہ: اگر وہ آپ میں حقیقی رغبت رکھتا ہوتا تو وہ اس کی سعی و کوشش میں تبدیل ہونے کی کوشش کرتا، اور حتی الوسع اپنے آپ کو اچھا بناتا اور تبدیل کرتا.

اگر اس نے ایسا نہیں کیا تو قوی احتمال یہی ہے کہ وہ شادی کے بعد بھی اپنی اسی حالت پر قائم رہےگا.

اس لیے ہم آپ کو یہی نصیحت کرتے ہیں کہ آپ اس تک یہ رشتہ منظور نہ ہونے کی خبر پہنچا دیں اور اس کی علت یہ

بتائیں کہ اس میں جو دینی کوتاہی ہے اس کی وجہ سے رشتہ منظور نہیں کیا گیا، اور یہ رشتہ اس کے والد کو ہی منظور نہیں بلکہ حقیقت میں میری طرف سے بھی منظور نہیں ہے، لیکن یہ اس وقت ہو گا جب آپ جذبات سے باہر نکلیں گی اور شریعت پر پوری طرح عمل کرینگی.

اس لیے اگر تو وہ اپنے اندر تبدیلی پیدا کرے اور بدل جائے اور سیدھی راہ اختیار کر لے اور کچھ عرصہ تك وہ اسی طرح صحیح رہے تا کہ اس کے ثابت قدم رہنے کا ثبوت مل جائے تو پھر اس صورت میں آپ کے لیے یہ رشتہ منظور کرنا ممکن ہے، اور آپ اپنے والد کو یہ رشتہ قبول کرنے پر اصرار کر سکتی ہیں.

لیکن اگر وہ اپنی اسی حالت میں رہتا ہے تو آپ اس کے بارہ میں سوچنا چھوڑ دیں، یہ علم میں رکھیں کہ اس کے علاوہ اور بہت سارے نیك و صالح مرد موجود ہیں، اور شادی ساری زندگی کے لیے ہوتی ہے کچھ وقت کے لیے نہیں یہ ایك بہت بڑی عمارت ہے جس کے لیے خاوند اور بیوی کی موافقت اور مناسبت ضروری ہے، تا کہ دونوں کی زندگی صحیح بسر ہو سکے، اور اس ماحول میں نیك و صالح اولاد کی پرورش ہو سکے، اور ایك عزت والا خاندان بنایا جائے.

انسان جو کچھ چاہتا ہے وہ حاصل کر کے سعادت حاصل نہیں ہو سکتی، لیکن حقیقی سعادت تو اللہ سبحانہ و تعالی کا جانب سے ہبہ ہوتی ہے، جو ایمان اور عمل صالح کے تابع ہوتی ہے.

جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

جس کسی نے بھی نیك و صالح عمل کیے چاہیے وہ مرد ہو یا عورت اور وہ مومن ہو تو ہم اسے اچھی اور سعادت والی زندگی دیں گے، اور جو وہ عمل کرتے رہے اس کا انہیں اچھا بدلہ دیں گے النحل (97).

اس لیے ہم نے بہت سارے حالات دیکھیں ہیں کہ شادی سے قبل بہت زیادہ محبت و پیار تھا جو بالآخر ناکامی پر منتج ہوئے اور وہ شادی کامیاب نہیں ہوئی، کیونکہ اس کی ابتدا اور اساس اللہ کی اطاعت پر نہ تھی.

اس مسئلہ کے بارہ میں معاشرتی سرچ آپ سوال نمبر (84102) کے جواب میں دیکھ سکتی ہیں.

دوم:

آپ کے لیے یہ بات مخفی نہیں کہ آپ کے چچا کا بیٹا آپ کے لیے باقی اجنبی مردوں کی طرح ایك اجنبی مرد کی حیثیت رکھتا ہے، اس لیے شادی سے قبل آپ اور اس کے مابین کسی بھی قسم کے تعلق کی کوئی مجال اور گنجائش نہیں، نہ تو آپ اس سے مصافحہ کر سکتی ہیں، اور نہ ہی خلوت، اور نہ ہی نرم لہجہ میں لہك لہك کر بات چیت، اور نہ ہی اسے دیکھ سکتی ہیں.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

تم نرم لہجہ میں بات مت کرو، کیونکہ جس کے دل میں روگ ہو وہ برا خیال کرے، اور ہاں قاعدے کے مطابق کلام کرو الاحزاب (32).

واللہ اعلم .